جناب حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی
بلند شہری مہاجر مدینہ منورہ

مسیحی جماعتیں غور کریں

جو لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اپنے آپ کو کرسچن کہلاتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنی بھلائی کیلئے سوچیں اور بار بار غور کریں کہ وہ جس دین پر ہیں کیا یہ دین خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کیا حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ دین پیش کیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کیا یہ فرمایا ہے کہ اسکو اختیار کرنے سے قیامت کے دن نجات ہو گی اور اس کی وجہ سے دوزخ سے بچ جائیں گے۔ اور جنت میں چلے جائیں گے۔ اگر مسیحی ایسا سمجھتے ہیں اور ان کا یہ دعویٰ ہے تو اسے دلیل سے ثابت کریں۔ حق بات یہ ہے کہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کے تمام نبیوں نے توحید کی دعوت دی ہے شرک سے بچنے کی ہدایت کی ہے لیکن موجودہ مسیحیت کے ماننے والے تین معبود مانتے ہیں۔ اور غلط عقیدہ انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد خود بنالیا ہے۔ یہ سمجھنے کی بات ہے کہ اپنے بنائے ہوئے دین کے ذریعہ آخرت میں نجات کیسے ہو گی؟ مسیحیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیحؑ خداوند تعالیٰ کے بیٹے تھے اور ان کا قتل ہمارے گناہوں کا کفارہ بن گیا اسی عقیدہ کی بنیاد پر اتوار کے دن چرچ میں جاتے ہیں اور پوپ حاضرین کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔ یہ عقیدہ بھی مسیحیوں کا اپنا بنایا ہوا ہے اور ہے بھی سمجھداری کے خلاف کیونکہ کسی مخلوق کو کوئی حق نہیں کہ وہ بندوں کے گناہوں کو معاف کر دے۔ یہ کیسی نا سمجھی کی بات ہے کہ نافرمانی ہو خالق تعالیٰ شانہ کی اور معاف کر دے کوئی بندہ چونکہ مسیحیوں میں کفارہ کا عقیدہ ہے اسلئے دنیا میں سب سے زیادہ گناہگار یہی قوم ہے۔ انکے ملکوں میں نکاح ختم ہوتا جارہا ہے۔ مردوں اور عورتوں میں دوستی کا سلسلہ رواج پارہا ہے۔ بے حیائی کے کام ہو رہے ہیں۔ بے باپ کے بچوں کی کثرت ہوتی جارہی ہے اور بے نکاح کے مرد و عورت کے ملاپ کو پارلیمنٹ نے قانونی طور پر جائز قرار دے رکھا ہے بلکہ یورپ کے بعض ملکوں میں اپنے ہم جنسوں سے استلذاذ کو بھی جائز قرار دیا گیا ہے۔ عجیب بات ہے کہ جو بات پارلیمنٹ پاس کر دے پوپ

اس کے خلاف ذرا سا بھی لب نہیں ہلا سکتے۔ کیا حضرت مسیحؑ نے یہ فرمایا تھا کہ زنا کو عام کر لینا اور اسے قانونی جواز دے دینا یورپ اور امریکہ کے ممالک کی دیکھا دیکھی ایشیا اور افریقہ کے ممالک بھی انہی کی راہ پر چلنے لگے ہیں۔ پوری دنیا کو گناہگاری کی زندگی سکھانے کے ذمہ دار وہی لوگ ہیں جو حضرت مسیحؑ کے نام سے اپنی نسبت ظاہر کرتے ہیں حالانکہ حضرت مسیحؑ اس دین سے بری ہیں جو مسیحیت کے دعویداروں نے اپنا رکھا ہے۔ حضرت مسیحؑ نے توحید کی دعوت دی پاک دامن رہنے کو فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ جو شخص بد نظری سے آنکھ اٹھائے اس کی آنکھ نکال لی جائے جیسا کہ موجودہ انجیل میں موجود ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد ایک نبی آئیں گے ان پر ایمان لانا وہ نبی تشریف لے آئے۔ یعنی حضرت محمدؐ۔ مسیحی ان پر ایمان نہیں لاتے۔ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے فرمان کی صریح خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اور دنیا بھر میں مشنریوں کا جال پھیلا رکھا ہے اور مسلمانوں کو اپنے بنائے ہوئے دین کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (متیٰ کی انجیل) بہت سی تحریفات و تغیرات کے باوجود اب بھی انجیل یوحنا میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں بشارتیں موجود ہیں۔ باب نمبر ۱۴ میں ہے کہ "میں نے یہ باتیں تمہارے ساتھ رہ کر تم سے کہیں لیکن وہ مددگار یعنی روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔ وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور جو کچھ میں نے تم سے کہا وہ سب تمہیں یاد دلائے گا۔" پھر باب نمبر ۱۶ میں ہے "لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا۔ لیکن اگر میں جاؤنگا تو اسے میں تمہارے پاس بھیج دونگا۔ (پھر چند سطر کے بعد ہے) لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اسلئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور آئندہ کی خبریں تمہیں دے گا"۔ پھر چند سطر کے بعد ان کے آسمان پر اٹھائے جانے کی پیشین گوئی ہے اسمیں یہ الفاظ ہیں "اور پھر تھوڑی دیر میں مجھے دیکھ لو گے۔ اور یہ اسلئے کہ باپ کے پاس جاتا ہوں"۔ بل رفعه الله اليه کی طرف اشارہ ہے جو قرآن مجید میں سورہ نساء میں ہے۔ پھر چند سطر کے بعد دنیا میں تشریف لانے کا ذکر ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ "میں نے تم سے یہ باتیں اسلئے کہیں کہ تم مجھ سے اطمینان پاؤ۔ دنیا میں مصیبتیں اٹھاتے ہو لیکن خاطر جمع رکھو میں دنیا پر غالب آیا ہوں۔ قرآن

مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کے دنیا سے اٹھائے جانے کا اور محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں میں ان کے دوبارہ تشریف لانے کا اور طبعی موت سے وفات پانے کا ذکر ہے۔ موجودہ انجیل کی عبادتوں سے یہ بھی بات ثابت ہوتی ہے کہ مسیحیوں پر لازم ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی باتیں مانیں اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائیں اور اپنے بنائے ہوئے دین پر نہ جمے رہیں اور مسلمانوں کو اپنے دین کی دعوت نہ دیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے جو فرمایا کہ بنی اسرائیل کی طرف بھیجا گیا ہوں تم ان کے سوا کسی کے پاس نہ جانا، دنیا بھر میں مشنریاں قائم کر کے اس کی خلاف ورزی نہ کریں۔ تعصب میں آکر اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ ہم نے یہ مضمون مسیحیوں کی ہمدردی کیلئے لکھا ہے تاکہ اپنے بنائے ہوئے دین پر جمے نہ رہیں۔ خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کا دین قبول کریں۔ جسکی بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے دی تھی تاکہ آخرت میں دوزخ سے محفوظ رہیں اور جنت میں جا سکیں۔ مسیحیوں میں جو لوگ دین کے ذمہ دار ہیں اور گرجو نکے لیکچرار اور مخلوق کے گناہ معاف کرنے کے ٹھیکے دار ہیں۔ وہ اپنے دنیاوی مفاد کیوجہ سے اور ملوک و امراء اور وزراء اور صدور اپنی سیاسی نیچ اور اونچ اور بازی گری کی وجہ سے دعوت اسلام سے منہ موڑے ہوئے ہیں اور مسیحیت کو پھیلا رہے ہیں جب کہ انکو یقین ہے کہ جس دین پر ہم ہیں یہ خود اپنا بنایا ہوا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے اس کی تعلیم نہیں دی ہے۔ مسیحیو! اپنی جانوں پر رحم کھاؤ۔ سمجھ سے کام لو۔ آخرت کی بربادی اور وہاں کا دائمی عذاب اپنے سر پر مت لو۔ جو مسیحی عوام ہیں ہم انہیں پوری ہمدردی کیساتھ فکر کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی موت کے بعد کی زندگی کیلئے سوچیں اور مذہب کے ٹھیکیداروں اور سیاست کے بازیگروں کی باتوں میں آکر آخرت کے عذاب میں گرفتار نہ ہوں۔ یاد رہے کہ مذہب کی ضرورت موت کے بعد عذاب سے بچنے کیلئے ہے دنیا تو کسی طرح گزر ہی جائیگی۔ ہر شخص غور کرے کہ میں جس دین پر ہوں اسکے اللہ کے نزدیک مقبول ہونے کی کیا دلیل ہے۔ معاملہ دنیا کی بڑائی اور برتری کا ہی نہیں ہے آخرت بھی درپیش ہے وہاں دین حق کے ذریعہ نجات ہو گی۔ دین حق خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کا دین ہے جس کی بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے دی تھی۔ دنیا کے جان و مال کیلئے دوزخ کا ایندھن نہ بنیں۔ یہ سطریں مسیحیوں کی ہمدردی میں لکھی گئی ہیں۔ خوب غور و فکر کریں۔

☆☆☆☆☆☆